فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L-5357

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۱۰ صفر ۱۳۸۲ھ

الفضل

ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان سالانہ ۴۵ روپے

جلد ۵۱/۱۶ | ۱۳ وفا ۱۳۴۱ ش | ۱۳ جولائی ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۶۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ سے محبت تام نوافل ہی کے ذریعہ ہوتی ہے

نوافل کے ذریعہ انسان قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اولیاء اللہ کے زمرہ میں داخل ہو جاتا ہے

"یاد رکھو خدا تعالیٰ سے محبتِ تام نفل ہی کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر میں ایسے مقرب اور مومن بندوں کی نظر ہو جاتا ہوں یعنی جہاں میرا منشاء ہوتا ہے وہیں ان کی نظر پڑتی ہے .... ان کے کان ہو جاتا ہوں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کی یا اس کے رسول کی یا اس کی کتاب کی تحقیر اور ذلت ہوتی ہے وہاں سے بیزار اور ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں وہ سن نہیں سکتے' اور کوئی ایسی بات جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور حکم کے خلاف ہو نہیں سنتے اور ایسی مجلسوں میں نہیں بیٹھتے' ایسا ہی فسق و فجور کی باتوں اور سماع کے ناپاک نظاروں اور آوازوں سے پرہیز کرتے ہیں نامحرم کی آواز سن کر برے خیالات کا پیدا ہونا زناء الاذن ہے اسی لئے اسلام نے پردہ کی رسم رکھی ہے ..... پھر فرماتا ہے کہ ہو جاتا ہوں اس کے ہاتھ۔ بعض وقت انسان ہاتھوں سے بہت بیرحمی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن کے ہاتھ بے جا طور پر اعتدال سے نہیں بڑھتے وہ نامحرم کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ پھر فرماتا ہے کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں۔ اسی پر اشارہ ہے مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اسی لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد تھا۔ اور آپ کے ہاتھ کے لئے فرمایا مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔ غرض نفل کے ذریعہ انسان بہت بڑا درجہ اور قرب حاصل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اولیاء اللہ کے زمرہ میں داخل ہو جاتا ہے پھر مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَنِیْ بِالْحَرْبِ جو میرے ولی کا دشمن ہو میں اس کو کہتا ہوں کہ اب میری لڑائی کے لئے تیار ہو جا۔ حدیث میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ شیرنی کی طرح جس کا کوئی بچہ اٹھا کر لے جاوے اس پر جھپٹتا ہے۔

غرض انسان کو چاہیئے کہ وہ اس مقام کے حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ سعی کرتا رہے۔ موت کا کوئی وقت معلوم نہیں ہے کہ کب آجاوے۔ مومن کو مناسب ہے کہ وہ کبھی غافل نہ ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۰ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نخلہ

نخلہ ۱۱ جولائی ۱۹۶۲ء

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ البتہ عصر کے قریب ہلکی بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

فضل الٰہی صاحب گجراتی درویش وفات پا گئے

(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ)

قادیان سے امیر جماعت احمدیہ بذریعہ ایکسپریس تار اطلاع دیتے ہیں کہ فضل الٰہی صاحب گجراتی درویش ایک حادثہ کے نتیجہ میں وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون تفصیل بعد میں خط کے ذریعہ معلوم ہوگی۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۱/۷/۶۲

دفتر صدر، صدر انجمن احمدیہ کا ٹیلیفون نمبر

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ کے دفتر کا ٹیلیفون نمبر ۵۴ ہے۔

(معتمد صدر۔ صدر انجمن احمدیہ)

ضروری اعلان

رسید بک ۷۶۷۹ جماعت احمدیہ خدا آباد ضلع حیدرآباد سندھ سے ضائع ہو گئی ہے۔ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کوئی دوست اس رسید بک پر کسی کو چندہ ادا نہ کریں۔ اگر کسی دوست نے اس رسید بک پر کسی کو چندہ ادا کیا ہو تو دفتر کو اس سے اطلاع دیں۔

(ناظر بیت المال)

ربوہ کا موسم

ربوہ ۱۲ جولائی۔ گزشتہ رات یہاں مطلع جزوی طور پر ابر آلود رہا اور معمولی سا چھینٹا بھی پڑا۔ آج صبح سے مطلع گرد آلود ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۶۲ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی عظیم الشان رہنمائی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم سنت رسول اور فرمودات مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں جس طرح جماعت کی رہنمائی فرمائی ہے اس کی مثال اس زمانہ میں ملنی محال ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے ماحول جماعت کے لئے جتنے ترقی کے ذرائع ممکن ہو سکتے تھے ان کی عملی صورت قائم کرنے میں جس خداداد قابلیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ انسان حیران رہ جاتا ہے کہ ایک بشر کس طرح اتنا کام کر سکتا ہے۔

دنیا میں بڑے بڑے لیڈر پیدا ہوئے ہیں جن کا نام تاریخ انسانیت میں سنہری حروف سے لکھا جانے کے قابل ہے، لیکن آپ دیکھیں گے کہ ایسے تمام لیڈر ایک یا زیادہ سے زیادہ زندگی کے دو پہلوؤں ہی میں رہنمائی کر سکے ہیں۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ سوا انبیاء علیہم السلام اور ان کے خلفاء کے جتنے بھی لیڈر اور مصلح دنیا میں ہوئے ہیں خواہ دینی ہوں یا دنیوی صرف ایک محدود حد تک ہی لوگوں کی رہنمائی کر پائے ہیں۔

یہ بات ہم نے اپنی آنکھوں سے صرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہی میں دیکھی کہ آپ نے انبیاء علیہم السلام اور ان خلفاء کی طرح نہایت احتیاط کے ساتھ جماعت کی زندگی اور اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے ہر پہلو میں نہایت کامیاب اور عملی رہنمائی فرمائی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے ان تمام امور کی بنیاد عملی طور پر رکھدی ہے جو ایک الٰہی جماعت کے ارتقا کے نئے جدید دور میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

اس بات کا ثبوت خود جماعت کی عملی زندگی بہم پہنچاتی ہے تاہم آپ نے وقتاً فوقتاً ان کاموں کا ذکر جو اپنی تقریروں میں کیا ہے ان کو پڑھ کر ایک مستقبل کا مورخ بھی حیرت زدہ رہ جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جیسا ہمہ گیر رہنما عطا کیا تھا جس کی مثال ڈھونڈنا اس زمانے میں محال ہی نہیں بلکہ ناممکنات سے ہے۔ اس کے ثبوت میں آپ کی ایک تقریر کا وہ حصہ پیش کیا جا سکتا ہے جو الفضل مورخہ ۱۲/۷/۶۲ میں شائع ہوا ہے۔

یہ تقریر آپ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۵ء پر ۲۸ دسمبر کو قادیان میں فرمائی تھی۔ ذیل میں ہم اس تقریر کا کچھ حصہ محض یاد دہانی کے لئے نقل کرتے ہیں۔ جن باتوں کا ان میں ذکر کیا گیا ہے ان میں سے کوئی بھی ایسی نہیں ہے جن کی بنیاد آپ نے اپنے ہاتھ سے نہ رکھی ہو۔ اور جو آپ کی توجہ کی حد تک خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب نہ ہوئی ہو۔ البتہ بعض تحریکیں ایسی ہیں جو جماعت کے موجودہ حالات کی وجہ سے کماحقہ ترقی پذیر نہیں ہو سکیں۔ لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ پر قائم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ہر ممکن راستہ پر عملاً ڈالنے کی کوشش فرمائی ہے اور جب بھی جماعت آپ کی پیدا کردہ روح کے ساتھ ان کاموں کا از سر نو آغاز کرے گی وہ آپ کے ملفوظات میں ہر موڑ پر آپ کی رہنمائی حاصل کرنے کے قابل ہوگی۔

اس تقریر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی موثر رہنمائی میں تو کوئی شک کی گنجائش نہیں ہے۔ البتہ بعض کاموں میں بعض افراد نے ضرور کوتاہی دکھائی ہے تاہم جہاں تک آپ کی رہنمائی کا تعلق ہے وہ بے اثر نہیں رہی اگر بعض افراد نے کوتاہی کی ہے تو بعض افراد نے آپ کی رہنمائی میں ڈھیروں کامیابی بھی حاصل کی ہے۔ الٰہی جماعتوں میں بھی کمزور لوگ ضرور ہوتے ہیں اگرچہ انہی کی اولوالعزمی بہادر جسموں میں بھی بجلیاں بھر دیتی ہے تاہم جیسا کہ مسیح ناصری علیہ السلام نے کہا ہے۔ بیج جو بویا جاتا ہے زمین کی خاصیت کے مطابق پھولتا پھلتا ہے۔ جو اچھی زمین پر گرتا ہے وافر پھل لاتا ہے اور جو پتھریلی زمین پر گرتا ہے ضائع ہو جاتا ہے۔

مسیح علیہ السلام نے یہ مثال دراصل الٰہی جماعتوں ہی کے لئے دی ہے۔ بہر حال خواہ کچھ افراد عمل نہ کریں اور ناکام بھی ہوں۔ بحیثیت مجموعی ایسی جماعتیں ناکام نہیں رہتیں۔ کیونکہ بعض دوسرے سعید افراد ایسے ہوتے ہیں جو کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ ایک وقت میں ناکامی ہوتی ہے مگر بعد میں اپنی ہدایات پر عمل کا سنہری موقع بھی آجاتا ہے اور کامیابی ہو جاتی ہے۔

اس لئے بیج بونے والا اپنے کام میں یقیناً کامیاب رہتا ہے اور جماعت بھی بحیثیت مجموعی ارتقائی سفر میں آگے بڑھ جاتی ہے لہٰذا جو نصائح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی اس تقریر میں جماعت کو فرماتے ہیں۔ وہ ہمیشہ جماعت کی رہنمائی کرتے رہیں گے۔ آپ کی تقریر کا مندرجہ ذیل حصہ ملاحظہ ہو:۔

"بہر حال اگر مختلف مقامات پر کارخانے جاری ہو جائیں اور جماعتیں ان میں حصہ لیں تو یہ تبلیغ اسلام کا ایک ایسا کامیاب ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے کہ اس کے ذریعہ ہزاروں ہزار مزدوروں کے لئے کام کرنے کا موقع پیدا ہو جائیگا اس کے بعد جب ہم ان کو اسلام کی دعوت دیں گے تو ان کے لئے اسلام قبول کرنا موجودہ حالات کی نسبت زیادہ آسان ہوگا۔ یہ وہ اہم اور ضروری تحریکات ہیں جو جماعت کو اپنے مدنظر رکھنی چاہئیں۔ یعنی تعلیم القرآن کو عام کرنا دینوی تعلیم کے حصول میں ترقی کرنا تحریک جدید کے چندہ میں حصہ لینا دفتر دوم کو مضبوط کرنا۔ وقف زندگی کی تحریک میں اپنے آپ کو پیش کرنا وقف تجارت میں اپنا نام لکھوانا۔ صنعت و حرفت کی ترقی کے لئے جو کارخانے جاری کئے جانیوالے ہیں۔ ان میں حصہ لینا اگر ان تمام تحریکات میں جماعت پورے جوش کے ساتھ حصہ لے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کا ایک ایسا مکمل دائرہ تیار ہو جاتا ہے کہ جس کے بعد جماعت بغیر کسی تکلیف کے اپنے کاموں کو جاری رکھ سکتی ہے۔ اور وہ لٹریچر بھی جو تبلیغی ضرورتوں کے لئے تیار کیا جا چکا ہے یا آئندہ تیار ہو آسانی سے مختلف ممالک میں پھیلایا جا سکتا ہے"۔

(الفضل ۱۲/۷/۶۲ صفحہ ۶)

ایک بات جو جماعت احمدیہ کے بنیادی اغراض و مقاصد سے متعلق ہے وہ ہمیں بھولنی نہیں چاہیئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس تقریر میں جن باتوں کی طرف رہنمائی فرمائی ہے ان کی غرض جماعت احمدیہ کی حقیقی اغراض و مقاصد ہی سے تعلق رکھتی ہے۔ اور وہ ہے تبلیغ اسلام۔ جماعت احمدیہ کے کھڑے ہونے کی غرض تبلیغ اسلام ہی ہے۔ اس لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جن دنیوی باتوں میں ترقی کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ وہ دنیا کمانے کے لئے نہیں، بلکہ دینی اغراض پوری کرنے کے لئے ہیں۔ اگر کوئی شخص بڑا تاجر بن جاتا ہے اور وہ دین سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتا تو اس سے جماعت کا کوئی تعلق نہیں۔ خواہ ایسا شخص احمدی ہی کیوں نہ ہو۔ اس کی حالت تو وہی ہے جو غیر احمدی بڑے بڑے تاجروں کی حالت ہے۔ اسلئے تجارت کو فروغ دینے سے یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی احمدی شہنشاہ تاجر بن جائے اور دنیا میں غرق ہو کر رہ جائے۔ ایسے شخص سے تو وہ غریب تاجر بدرجہا اچھا ہے جو چند روپے کماتا ہے مگر اس کا معتدبہ حصہ جماعت کو تبلیغ اسلام کے لئے دے دیتا ہے۔

اسی طرح اگر کوئی زمیندار لاکھوں ایکڑ اراضی کا مالک بھی بن جائے اور وہ اپنی آمدنی کے مطابق دین کا حصہ ادا نہیں کرتا تو اس سے جماعت کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کا نہ ہونا ہونے سے بہتر ہے۔ کیونکہ اگر ایک مالدار شخص احمدی کہلا کر قربانی نہیں کرتا تو اس کا اثر لازماً جماعت کے کام پر برا پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چندہ عام کو لازمی قرار دیا ہے۔ جو شخص مال کی قربانی نہیں کر سکتا وہ جان اور اولاد کی قربانی کیا کرے گا۔ اس کی دولت تو اس کے لئے اور سب کے لئے رحمت نہیں بلکہ لعنت ہے۔

اس لئے ہمیں اس بات کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تجارت اور زمینداری میں جو ترقی چاہتے ہیں تو اس سے غرض یہ ہے کہ یہ لوگ تجارت اور زمینداری سے زیادہ سے زیادہ روپیہ کما کر تبلیغ اسلام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اس کی بڑی بڑی مثالیں ہمکو ملتی ہیں۔ ایک مثال حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔ جب مہاجرین کو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کا بھائی بھائی بنایا تو آپ کو جس انصاری کا بھائی بنایا گیا آپ نے اس سے کہا کہ مجھے صرف بازار کا رستہ بتا دو چنانچہ شام کو جب آپ واپس آئے تو اپنے انصاری بھائی سے کہنے لگے کہ آج میں نے سودا میں اتنا مال کمایا ہے آپ مجھ سے حصہ بانٹ لیں۔ یہی صحابی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تجارت میں اتنا فروغ دیا کہ ایک بار آپ نے اپنا تمام تجارتی قافلہ بیت المال میں داخل کر دیا اور کئی بار آپ نے ہزاروں لاکھوں کا مال جہاد یا دوسری قومی ضرورتوں کے لئے چندہ دے ڈالا۔ خود ہماری جماعت میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج ایسی ہزاروں مثالیں مل سکتی ہیں کہ نہ صرف غریبوں نے بلکہ دولتمندوں نے بھی قربانی کا معیار قائم کیا ہے۔ *

* یہ چیز بھی ایسی ہے جو مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور جماعت احمدیہ کے خلوص پر نہایت روشن دلیل ہے۔

وصیت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہم ارشادات

مرسلہ مکرم قاضی عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ

ذیل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تقریر اخبار الحکم مجریہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۶ء سے افادۂ عام کے لئے درج کی جاتی ہے جو وصیت کی اغراض پر روشنی ڈالتی ہے اور موصی احباب کو اعمال صالحہ بجا لانے کی طرف راہنمائی کرتی ہے

فرمایا۔

غرض جب خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کر دیا کہ اب تھوڑے دن باقی ہیں تو اسی لئے میں نے وہ تجویز سوچی جو قبرستان کی ہے اور یہ تجویز میں نے محض اللہ تعالیٰ کے امر اور وحی سے کی ہے اور اسی کے امر سے اس کی بنیاد ڈالی گئی ہے۔ کیونکہ اس کے متعلق عرصہ سے مجھے خبر دی گئی تھی۔ میں جانتا ہوں کہ یہ تجویز بھی بہت سے لوگوں کے لئے ابتلاء کا موجب ہوگی۔ لیکن اس بناء سے غرض یہی ہے کہ تا آنے والی نسلوں کے لئے ایک ایسی قوم کا نمونہ ہو جو صحابہ کا تھا اور تا لوگ جانیں کہ وہ اسلام اور اس کی اشاعت کے لئے فدا شدہ تھے۔ ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے۔ اس سے کوئی بچ نہیں سکتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنّا وھم لا یفتنون۔ یعنی کیا لوگ گمان کر بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے اتنی بات پر راضی ہو جائے کہ وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے۔ حالانکہ وہ ابھی امتحان میں نہیں ڈالے گئے اور پھر دوسری جگہ فرماتا ہے

لن تنالوا البرّ حتٰی تنفقوا مما تحبون۔

یعنی اس وقت تک ہم حقیقی نیکی کو حاصل ہی نہیں کر سکتے۔ جب تک تم اس چیز کو خرچ نہ کرو گے جو تم کو سب سے زیادہ عزیز اور محبوب ہے۔

اب غور کرو جبکہ حقیقی نیکی اور رضائے الٰہی کا حصول ان باتوں کے بغیر ممکن ہی نہیں تو پھر زری لاف وگزاف سے کیا ہو سکتا ہے۔ صحابہ کا یہ حال تھا کہ ان میں سے مثلاً ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وہ قدم اور صدق تھا کہ سارا مال ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اس کی کیا وجہ تھی یہ کہ خدا تعالیٰ کے لئے زندگی وقف کر چکے تھے اور انہوں نے اپنا کچھ نہ رکھا تھا۔ مومن کی بھلائی کے دن جب آتے ہیں تو ایسے موقعوں پر جبکہ انہیں کچھ خرچ کرنا پڑے خوش ہوتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ وہ جوہر صدق جو مخفی ہوا ہے اب ظاہر ہوں گے برخلاف اس کے منافق ڈرتا ہے اس لئے کہ وہ جانتا ہے اب اس کا نفاق ظاہر ہو جائے گا۔ یہ قبرستان کا امر بھی اسی قسم کا ہے۔

قبرستان کا اعلان کیوں ہوا

مومن اس سے خوش ہوں گے۔ اور منافقوں کا نفاق ظاہر ہو جائے گا۔ میں نے اس امر کو جب تک تواتر سے مجھ پر نہ کھلا پیش نہیں کیا۔ اس میں تو شک ہی نہیں۔ کہ آخر ہم سب مرنے والے ہیں۔ اب غور کرو کہ جو لوگ اپنے بعد اموال چھوڑ جاتے ہیں۔ وہ اموال ان کی اولاد کے قبضے میں آتے ہیں۔ مرنے کے بعد انہیں کیا معلوم اولاد کیسی ہو۔ بعض اوقات اولاد ایسی شریر اور فاسق فاجر نکلتی ہے کہ سارا مال شراب خانوں اور زناکاری میں اور ہر قسم کے فسق و فجور میں تباہ کیا جاتا ہے اور اس طرح پر وہ مال بجائے مفید ہونے کے مضر ہوتا ہے۔ اور چھوڑنے والے پر عذاب کا موجب ہوتا ہے۔ جبکہ یہ حالت ہے تو پھر کیوں تم اپنے اموال کو ایسے موقعہ پر خرچ نہ کرو جو تمہارے لئے ثواب اور فائدے کا باعث ہو۔ اور وہ یہی صورت ہے کہ تمہارا مال دین کا ہی حصہ ہو۔ اس سے فائدہ یہ ہوگا۔ کہ اگر تمہارے مال میں دین کا بھی حصہ ہے تو اس بدی کا تدارک ہو جائے گا۔ جو اس مال کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یعنی جو بدی اولاد کرتی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم اس بات کو خوب یاد رکھو کہ جیسا کہ قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے اور ایسا ہی دوسرے نبیوں نے بھی کہا ہے۔ یہ سچ ہے کہ دولت مند کا بہشت میں داخل ہونا ایسا ہی ہے۔ جیسے اونٹ کا سوئی کے ناکہ میں سے داخل ہونا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا مال اس کے لئے بہت سی ٹھوکروں کا موجب ہو جاتا ہے۔ اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا مال تمہارے واسطے ہلاکت اور ٹھوکر کا باعث نہ ہو۔ تو اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور اسے دین کی اشاعت اور خدمت کے لئے وقف کرو۔

سچا مومن کون ہے

یقیناً یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی مومن بیعت میں داخل ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کرے۔ جیسا کہ وہ بیعت کرتے وقت کہتا ہے۔ اگر دنیا کی اغراض کو مقدم کرتا ہے۔ تو وہ اس اقرار کو توڑتا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ مجرم ٹھہرتا ہے۔ پس اسی غرض سے یہ اشتہار (الوصیت) میں نے خدا تعالیٰ کے اذن سے دیا ہے۔ سچی بات یہ ہے

سال دیگر را کہ می داند حساب

لیکن جبکہ خدا تعالیٰ کی متواتر وحی نے مجھ پر کھولا کہ وقت قریب ہے اور اجل مقدر کا الہام ہوا تو میں نے اللہ تعالیٰ ہی کے اشارہ سے یہ اشتہار (الوصیت) دیا۔ تا کہ آئندہ کے لئے اشاعت دین کا سامان ہو اور تا لوگوں کو معلوم ہو کہ اٰمنّا و صدّقنا کہنے والوں کی عملی حالت کیا ہے؛ یقیناً سمجھو کہ جب تک انسان کی عملی حالت درست نہ ہو۔ زبان کچھ چیز نہیں، یہ زری لاف وگزاف ہے۔ زبان تک جو ایمان رہتا ہے اور دل میں داخل ہو کر اپنا اثر عملی حالت پر نہیں ڈالتا وہ منافق کا ایمان ہے۔ سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو۔ اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے۔ سچا ایمان ابوبکر اور دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تھا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال کو مال جان کو جان نہ سمجھا اور اسے فدا کر دے دیا۔ اور اس کی پرواہ نہ کی۔ جان سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں ہوتی۔ مگر صحابہؓ نے اسے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قربان کر دیا۔ انہوں نے کبھی اس بات کی پرواہ بھی نہیں کی کہ بیوی بیوہ رہ جائے گی یا بچے یتیم رہ جائیں گے۔ بلکہ وہ ہمیشہ اسی آرزو میں رہے کہ خدا کی راہ میں ہماری زندگیاں قربان ہوں مجھے ہمیشہ خیال آتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا نقش دل پر ہو جاتا ہے کہ کیسی بابرکت وہ قوم تھی اور آپ کی قوت قدسیہ کا کیسا قوی اثر تھا کہ اس قوم کو اس مقام تک پہنچا دیا۔ غور کر کے دیکھو کہ آپؐ نے ان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ یا اس حالت اور وقت ان پر ایسا تھا کہ تمام محرمات ان کے لئے شیر مادر کی طرح تھیں۔ چوری شراب خوری۔ زنا۔ فسق و فجور سب کچھ تھا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت اور تربیت سے ان پر وہ اثر ہوا۔ اور ان کی حالت میں وہ تبدیلی پیدا ہوئی۔ کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی شہادت دی۔ اور کہا کہ اللہ اللہ فی اصحابی

صحابہ کا نمونہ اور اسوہ

گویا وہ بشریت کا چولہ اتار کر مظہر اللہ ہو گئے تھے۔ اور ان کی حالت فرشتوں کی سی ہو گئی تھی جو یفعلون ما یؤمرون کے مصداق ہیں۔ ٹھیک ایسی ہی حالت صحابہ کی ہو گئی تھی۔ ان کے دلی ارادے اور نفسانی جذبات کل دور ہو گئے تھے۔ ان کا اپنا کچھ رہا ہی نہیں تھا۔ نہ کوئی خواہش تھی نہ آرزو۔ بجز اس کے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو۔ اور اس کے لئے وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح ہو گئے۔ قرآن شریف ان کی حالت کے متعلق فرماتا ہے منھم من قضٰی نحبہ و منھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا۔

یہ حالت انسان کے اندر پیدا ہو جانا آسان بات نہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کو آمادہ ہو جائے مگر صحابہ کی حالت بتاتی ہے کہ انہوں نے اس فرض کو ادا کیا جب انہیں حکم ہوا کہ اس راہ میں جان دے دو پھر وہ دنیا کی طرف نہیں جھکے۔ پس یہ ضروری امر ہے کہ تم دین کو دنیا پر مقدم کر لو۔

جماعت میں کون داخل ہے

یاد رکھو! اب جس کا اصول دنیا ہے اور پھر وہ اس جماعت میں شامل ہے۔ خدا کے نزدیک وہ اس جماعت میں نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی اس جماعت میں داخل اور شامل ہے جو دنیا سے دست بردار ہے یہ کوئی مت خیال کرے کہ میں ایسے خیال سے تباہ ہو جاؤں گا۔ یہ خدا شناسی کی راہ سے دور جانے والا خیال ہے۔ خدا تعالیٰ کسی شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کریم ہے جو شخص اس کی راہ میں کچھ کھوتا ہے۔ وہی پاتا ہے میں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کو پیار کرتا ہے اور انہیں کی اولاد بابرکت ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کرتا ہے اور یہ کبھی نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ کے

سچا فرمانبردار ہو وہ یا اس کی اولاد تباہ و برباد ہو جاوے۔ دنیا ان لوگوں کی ہی برباد ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں اور دنیا پر جھکتے ہیں کیا یہ سچ نہیں۔؟ کہ ہر امر کی طناب اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے اس کے بغیر کوئی مقدمہ فتح نہیں ہو سکتا کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی اور کسی قسم کی آسائش اور راحت میسر نہیں آسکتی دولت ہو سکتی ہے مگر یہ کون کہہ سکتا ہے کہ مرنے کے بعد بیوی اور بچوں کے ضرور کام آئے گی؟ ان باتوں پر غور کرو اور اپنے اندر ایک نئی تبدیلی پیدا کرو

غرض

مجھے افسوس ہوتا ہے جب میں جماعت کو دیکھتا ہوں کہ یہ ابھی تھوڑے بھی ابتلاء کے لائق نہیں وجہ یہ ہے کہ ابھی تک وہ قوت ایمانی پیدا نہیں ہوئی جو ہونی چاہیئے ابھی تک جو تعریف کی جاتی ہے وہ خدا کی ستاری کرا رہی ہے لیکن جب کوئی ابتلاء اور آزمائش آتی ہے تو وہ انسان کو ننگا کر کے دکھا دیتی ہے اس وقت وہ مرض جو دل میں ہوتی ہے اپنا پورا اثر کر کے انسان کو ہلاک کر دیتی ہے فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا۔ یہی مرض ابتلاء ہی کے وقت بڑھتی اور اپنا پورا زور دکھاتی ہے خدا تعالیٰ کی یہی عادت ہے کہ وہ دلوں کی مخفی قوتوں کو ظاہر کر دیتا ہے جو شخص اپنے اندر ایک نور رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا صدق اور اخلاص ظاہر کر دیتا ہے اور جو دل خبث اور شرارت رکھتا ہے اس کو بھی کھول کر دکھا دیتا ہے اور کوئی بات چھپی ہوئی نہیں رہ سکتی۔

یقیناً سمجھو! کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ پیارے نہیں جن کی پوشاکیں عمدہ ہوں وہ بڑے دولتمند اور خوش خور ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ پیارے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں اور خالص خدا ہی کے لئے ہو جاتے ہیں پس تم اس امر کی طرف توجہ کرو نہ پہلے امر کی طرف اگر میں جماعت کی موجودہ حالت پر ہی نظر کروں تو مجھے بہت غم ہوتا ہے کہ ابھی بہت ہی کمزور حالت ہے اور بہت سے مراحل باقی ہیں جو اس نے طے کرنے ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر نظر کرتا ہوں جو اس نے مجھ سے کئے ہیں تو میرا غم امید سے بدل جاتا ہے منجملہ اس کے وعدوں کے ایک یہی ہے جو فرمایا:

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ

یہ تو سچ ہے کہ وہ میرے متبعین کو قیامت تک میرے منکروں اور مخالفوں پر غلبہ دے گا لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ متبعین میں ہر شخص محض میرے ہاتھ پر بیعت کرنے سے داخل نہیں ہو سکتا جب تک اپنے اندر وہ اتباع کی پوری کیفیت پیدا نہیں کرتا متبعین میں داخل نہیں ہو سکتا پوری پوری پیروی جب تک نہیں کرتا ایسی پیروی کہ گویا اطاعت میں فنا ہو جائے اور نقش قدم پر چلے اس وقت تک اتباع کا لفظ صادق نہیں آتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسی جماعت میرے لئے مقدر کی ہے جو میری اطاعت میں فنا ہو اور پورے طور پر میری اتباع کرنے والی ہو اس سے مجھے تسلی ملتی ہے اور میرا غم امید سے بدل جاتا ہے

مجھے اسبات کا غم نہیں کہ میری جماعت نہ ہو گی؟ نہیں جماعت تو ضرور ہو گی اس لئے کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے ایسے لوگ ضرور ہوں گے مگر غم اس بات کا ہے کہ ابھی جماعت کچی ہے اور پیغام موت آرہا ہے گویا جماعت کی حالت اس بچہ کی سی ہے جس نے ابھی دو چار روز دودھ پیا ہو اور اس کی ماں مر جاوے"۔

"حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منہ سے جس وقت یہ جملے نکلے ان میں کچھ ایسا درد اور رقت تھی کہ اس نے سامعین کو بیقرار کر دیا اور کئی آدمی جو آخر ضبط نہ کر سکے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے"۔ (ایڈیٹر)

(منقول از اخبار الحکم جلد ۱۴ نمبر ۱ صفحہ ۳ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۱۰ء)

یقیناً یاد رکھو کہ خدا ہے اور مر کر اس کے حضور ہی جانا ہے کون کہہ سکتا ہے کہ سال آئندہ کے انہی دنوں میں ہم میں سے یہاں کون ہو گا؟ اور کون آگے چلا جائیگا جب کہ یہ حالت ہے اور یقینی امر ہے تو پھر کس قدر بدقسمتی ہو گی اگر اپنی زندگی میں قدرت اور طاعت رکھتے ہوئے اس اصل مقصد کے لئے سعی نہ کریں! اسلام تو ضرور پھیلے گا اور وہ غالب آئے گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایسا ہی ارادہ فرمایا ہے مگر مبارک ہوں گے وہ لوگ جو اس اشاعت میں حصہ لیں گے یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے جو اس نے تمہیں موقعہ دیا ہے وہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہو گی ہاں یہ سچ ہے کہ وہ اسی دنیا کی زندگی سے شروع ہو جاتی ہے اور اس کی تیاری بھی یہاں ہی ہوتی ہے

غرض ہوا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ ظاہر کیا تھا کہ ایک بہشتی مقبرہ ہو گا گویا اس میں وہ لوگ داخل ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے علم اور ارادہ میں جنتی ہیں پھر اس کے متعلق الہام ہوا انزل فیھا کل رحمۃ اس سے کوئی نعمت اور رحمت باہر نہیں رہتی اب جو شخص چاہتا ہے کہ وہ ایسی رحمت کے نزول کی جگہ میں دفن ہو کیا عمدہ موقع ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کر لے اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کو اپنی مرضی پر مقدم کرے یہ صدی جس کے ۲۳ سال گزرنے کو ہیں گزر جائے گی اور اس کے آخر تک موجودہ نسل سے کوئی نہ رہے گا اور اگر نکما ہو کر رہا تو کیا فائدہ؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنا صدقہ پہلے بھیجو۔ یہ لفظ صدقہ کا صدق سے لیا گیا ہے جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی کامل نمونہ اپنے صدق اور اخلاص کا نہیں دکھاتا لاف زنی سے کچھ بن نہیں سکتا۔ الوصیۃ اشتہار میں جو میں نے حصہ جائداد کی اشاعت اسلام کے لئے وصیت کرنے کی قید لگائی ہے میں نے دیکھا ہے کہ کل بعض نے ۱/۳ کر دی ہے یہ صدق ہے جو ان سے کراتا ہے اور جب تک صدق ظاہر نہ ہو کوئی مومن نہیں کہلا سکتا۔

تم اس بات کو مت بھولو کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے چہ جائیکہ موت سر پر ہو۔ طاعون کا موسم پھر آرہا ہے زلزلہ کا خوف الگ دامنگیر ہے۔ وہ تو بڑا ہی بیوقوف ہے جو اپنے آپ کو امن میں سمجھتا ہے امن میں تو وہی کہلا سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا سچا فرمانبردار اور اس کی رضا کا جویاں ہے ایسی حالت میں بے بنیاد زندگی کے ساتھ دل لگانا کیا فائدہ؟

(الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۱۰ء صفحہ ۳، ۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈاک کے متعلق

ضروری اعلان

احباب کرام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خطوط حسب معمول ربوہ کے پتہ پر ہی بھجواتے رہیں ڈاک روزانہ ربوہ سے نخلہ پہنچانے کا انتظام ہے نخلہ کے پتہ پر ڈاک بھجوانے کی صورت میں ضائع ہونے کا خطرہ ہے

[illegible]

خدام الاحمدیہ کا اکیسواں سالانہ اجتماع

۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء

جملہ مجالس اور خدام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع ۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار اپنے مرکز ربوہ میں منعقد ہو گا جملہ مجالس کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ خدام اس اجتماع میں شریک ہوں اس سلسلہ میں تفصیلات عنقریب شائع کی جائیں گی۔

(مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

چک نمبر ۱۱۶/۱۲۰ ضلع منٹگمری میں تربیتی جلسہ

۳۰ جون ۶۲ء کو بعد نماز عشاء چک نمبر ۱۱۶/۷.۱۲۰ میں زیر صدارت چوہدری علی محمد صاحب نارڑ جماعت احمدیہ کا تربیتی اجلاس ہوا۔ تلاوت کلام پاک سے کارروائی کا اجلاس شروع ہوا۔ خاکسار علی محمد مسلم سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور ملک محمد صدیق صاحب نے تقریریں کیں۔

یکم جولائی ۶۲ء کو دوسرا اجلاس بعد نماز عشاء شروع ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا پہلی تقریر خاکسار نے کی اور دوسری تقریر مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مقیم منٹگمری نے فرمائی اور آخر میں ملک محمد صدیق صاحب نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے اور صدر جلسہ نے احباب کو غور و فکر سے کام لینے کی ترغیب دی۔ تیسرا اجلاس مورخہ ۲/۷/۶۲ کو بعد از نماز فجر شروع ہوا پہلی تقریر ملک محمد صدیق صاحب نے اور دوسری تقریر خاکسار نے کی دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

(خاکسار علی محمد مسلم عفی عنہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد منٹگمری)

یادِ رفتگان

حضرت نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکرِ خیر

(از مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب میگاڈی مشرقی افریقہ)

(۲)

ایک دفعہ حضرت نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کراچی سے نصرت آباد تشریف لائے اور اپنے ساتھ پھل بھی لائے۔ آپ نے حاضر ملازمین کو ایک ایک کیلا دیا۔ میرے ساتھ چونکہ بچوں جیسا معاملہ تھا۔ مجھے کچھ زیادہ کیلے دے دیئے۔ ایک ملازم فتح محمد جو قادیان کے نزدیک گاؤں پیری کا رہنے والا تھا اسے بھی ایک کیلا ملا۔ وہ کیلے کو ہاتھ میں لے کر کہنے لگا کہ میں عمر میں پہلی دفعہ کیلا کھانے لگا ہوں۔ اس کی عمر اس وقت ۴۵ سال کے لگ بھگ ہو گی۔ حضرت نواب صاحب اور میں اس بات سے بہت حیران اور متاثر ہوئے میں اپنے کمرہ کی طرف گیا تاکہ اپنے حصہ میں سے چند کیلے فتح محمد کو دوں جب میں سے کر آیا تو دیکھا کہ حضرت نواب صاحب نے مجھ سے پہلے ہی اسے کافی کیلے عطا فرما دئے ہوئے تھے اور بڑے خوش نظر آ رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ فتح محمد خوب کھاؤ۔ آپ غریبوں کی مدد فرما کر اور انہیں خوش دیکھکر حقیقی مسرت محسوس فرماتے تھے۔ میں نے کبھی بھی آپ کو کسی پر ناراض ہوتے نہیں دیکھا نہایت ہی منکسر المزاج۔ غریب پرور۔ بہترین آقا۔ بڑے مہمان نواز۔ نہایت سادہ طبیعت اور بڑے ہی دعا گو بزرگ تھے۔

باوجود ناز و نعم میں پرورش پانے کے آپ بہت چست تھے اور کاہلی نام کو بھی نہ تھی۔ جب آپ اپنی زمینوں پر تشریف لے جاتے تو اپنے مینیجر مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب کے ساتھ اپنی زمینوں کا گھوڑے پر سوار ہو کر چکر لگاتے۔ غریب زمینداروں سے ملتے اور ان کی شکایت [illegible] ہدایات دیتے [illegible] سالانہ قیام کے دوران میں [illegible] دیکھا کہ اپنی حرم حضرت بیگم صاحبہ کے آرام کا اس قدر خیال فرماتے تھے کہ کوئی خادم بھی اتنا خیال نہیں رکھ سکتا۔ آپ اپنی بیگم صاحبہ کی بہت ہی عزت کرتے تھے اور یہ اسلئے تھا کہ آپ ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھتے تھے کہ آپ کی بیگم صاحبہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی جگر گوشہ ہیں۔ اور آپ دل و جان سے حضرت مسیح پاکؑ کے والہ و شیدا تھے۔ آپ کو اپنی اولاد سے بھی حد درجہ پیار تھا اور ساتھ ہی ہر طرح آرام و آسائش کا خیال رکھتے لیکن جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے آپ بچوں کی نگرانی اور تربیت میں بالکل کوتاہی نہ فرماتے تھے اور یہی سچا پیار ہے۔ ورنہ ناجائز لاڈ پیار سے اکثر بچوں میں صحیح قابلیت پیدا نہیں ہوتی

آپ بڑے دعا گو بزرگ تھے۔ نمازیں اپنے محلہ کی مسجد میں باجماعت ادا فرماتے تہجد گذار اور قرآن پاک کی بلاناغہ تلاوت فرماتے دعاؤں پر آپ کو بہت اعتقاد تھا۔ نہ صرف خود دعائیں فرماتے بلکہ دوسرے سلسلہ کے بزرگوں سے بھی دعائیں کرواتے اور ساتھ ہی ان کی خدمت میں نذرانہ بھی پیش کرتے مجھے یاد ہے کہ آپ نے ایک دفعہ ایک دروازہ کھٹکھٹایا اور ایک لفافہ دے دیا کہ اسے صاحب خانہ کو دے دیا جائے۔ ابھی آپ دو چار قدم ہی گئے ہوں گے کہ صاحب خانہ بھی آگئے اور آتے ہی انہیں حضرت نواب صاحب والا خط دے دیا گیا۔ ایک مختصر رقعہ دعا کے لئے تھا اور ساتھ ہی دس روپے کا نوٹ بھی تھا۔ وہ صاحب خانہ بھی نہایت درویش صفت بزرگ تھے۔ غریب لیکن نہایت غیور کہ سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے والے نہ تھے وہ بھاگے بھاگے حضرت نواب صاحب کو جا کر ملے اور ان سے عرض کیا کہ میں آپ کے لئے اور حضرت مسیح پاک کے سارے خاندان کے لئے ہمیشہ دعائیں کرتا ہوں اور اب آپ کے فرمانے پر خاص طور پر دعا کروں گا۔ لیکن مجھے ان روپوں کی حاجت نہیں۔ حضرت نواب صاحب نے خیال فرمایا کہ شاید ان بزرگ نے خیال فرمایا ہو گا کہ میں انہیں غریب سمجھ کر صدقہ دے رہا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو یہ رقم صدقہ کے طور پر نہیں دی اور نہ ہی آپ کے متعلق میں ایسا خیال کر سکتا ہوں۔ یہ تو تحفہ اور نذرانہ ہے جو ایک بھائی دوسرے بھائی کو دیتا ہے ان بزرگ صاحب نے فرمایا کہ آپ اسے بطور نذرانہ حضور کی خدمت میں پیش فرما دیں۔ جب آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں آپ کے لئے

م بہت دعا کرونگا۔ لیکن حضرت نواب صاحب کا مقصد تو دعا کے ساتھ ساتھ مدد کا بھی تھا۔ آپ نے فوراً فرمایا۔ کیا آپ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث نہیں پڑھی کہ اگر کسی کو کوئی تحفہ بغیر اس کی خواہش کے دیا جائے تو اسے قبول کر لینا چاہیئے اس کے بعد بحث کا سوال ہی نہیں رہتا تھا۔ کیونکہ رسول پاکؐ کے فرمان سے کون باہر جا سکتا ہے۔ غرضیکہ آپ دوسرے بزرگوں کا بھی خواہ وہ غریب ہوں یا امیر بہت اکرام فرماتے

آپ کی وفات کا از حد غم ہے۔ کیونکہ نہ صرف آپ بے حد محبت کرنے والے ولی اللہ تھے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کا روشن چراغ تھے۔ اے میرے مولا کریم۔ تو حضرت نواب صاحب کی روح کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کے قدموں میں اور حضور کے آقا رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار میں اور آپکے قرب میں جگہ عطا فرما۔

سکرٹریان اصلاح و ارشاد کے فرائض

مئی ۱۹۶۲ء سے نئے عہدیدار منتخب ہو رہے ہیں۔ سیکرٹریان صاحبان اصلاح و ارشاد کے فرائض ذیل میں شائع کئے جاتے ہیں۔ تاکہ ان کے مطابق ہر جماعت میں کارروائی فرمائی جائے۔ یہ فرائض مجلس مشاورت کے منظور شدہ ہیں۔

۱۔ سیکرٹریان صاحبان اپنی اپنی جماعتوں میں لوکل حالات کے ماتحت قرآن شریف کی تعلیم اور درس کا انتظام کریں۔

۲۔ سیکرٹریان صاحبان اپنی اپنی جماعتوں میں دینی مسائل مثلاً مسائل متعلقہ نماز۔ روزہ زکوٰۃ۔ حج۔ بیع و شراء۔ یعنی لین دین وغیرہ کے سکھانے کا انتظام کریں۔

۳۔ سیکرٹری صاحبان یہ انتظام کریں۔ کہ احباب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور سلسلہ کی دوسری تصنیفات سے واقفیت پیدا کریں۔ ایسا انتظام مقامی حالات کے ماتحت خواہ درس کی صورت پر ہو۔ یا منتخب مضامین پر لیکچروں کی صورت میں یا کوئی اور مناسب صورت اختیار کی جائے۔

۴۔ سیکرٹری صاحبان اپنی جماعتوں کے ناخواندہ احباب کی تعلیم کا مناسب انتظام کریں۔ خصوصاً یہ انتظام کریں کہ لوکل جماعتوں کا کوئی لڑکا یا لڑکی ناخواندہ نہ رہے ایسے انتظام کی تفصیل لوکل حالات کے ماتحت طے ہو سکتی ہے۔ کہ باقاعدہ درسگاہیں یا نائٹ سکول کھولے جائیں یا کوئی پرائیویٹ طریق ہو۔

۵۔ قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ اگر انتظام ہو سکے۔ تو حدیث شریف کے مطالعہ کی طرف بھی جماعت کے احباب کو متوجہ رکھیں۔ اور اس کا مناسب انتظام رکھیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

کامیابی اور درخواستِ دعا

(از مکرم قاضی عبد السلام صاحب بھٹی آف نیروبی)

خاکسار کے بھانجے اور داماد عزیز لئیق احمد صاحب خلف اکبر اخویم میجر غلام محمد صاحب کھوکھر کو اللہ تعالیٰ نے ایڈنبرگ (انگلستان) سے ایم اے۔ آنرز (کمرشل سائنس) کی ڈگری حاصل کرنے میں کامیاب کیا ہے۔ اس کامیابی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کامل و عاجل سے نوازے) کی توجہ اور برکت کا خاص دخل ہے۔ وہ اس طرح کہ کوئی پانچ برس ہوئے۔ نیروبی (مشرقی افریقہ) سے اس عزیز نے کسی جماعتی معاملہ میں حضور کی خدمت میں ایک خط تحریر کیا تھا۔ جس کے ذکر میں حضور نے "لئیق احمد۔ ایم اے" کے الفاظ فرما دئے۔ حالانکہ یہ ایم اے نہیں تھے حضور کا یہ ذکر جب اخبار میں شائع ہو کر نیروبی پہنچا۔ تو میں نے اسی وقت ان کو کہدیا۔ کہ اب آپ کو اللہ تعالیٰ ایم اے بنائے گا۔ اس وقت یہ نیروبی کے ایک گورنمنٹ ہائی سکول میں مدرس تھے اور کوئی تین چار سال ہی وہاں ملازمت کو ہوئے تھے۔ پھر نہایت ہی غیر متوقع طور پر ان کا نام ان اساتذہ میں آ گیا۔ جن کو محکمہ تعلیم نے مزید تعلیم کے لئے انگلستان بھیجنے کے لئے چنا تھا۔ جب وہاں یہ اپنا تین سالہ سکالر شپ ختم کر چکے اور وہ بی۔ کام کی ڈگری جس کے لئے بھیجے گئے تھے۔ حاصل کر لی۔ تو ان کی واپسی کے احکام جاری ہو گئے۔ انہوں نے ایم اے کرنے کے لئے ایک سال کی توسیع مانگی مگر انکار کیا گیا۔ پھر دوبارہ اپیل کی تو غیر معمولی طور پر محکمہ رضامند ہو گیا۔ اس سے پہلے محکمہ کی طرف سے ایسی توسیع کی کوئی مثال خیال میں نہیں آتی۔ پھر خدا تعالیٰ نے فضل کیا اور چوتھے سال کے خاتمہ پر اس نے ان کو کامیاب بھی کر دیا۔ الحمد للہ — یہ عاجز بزرگان اور احباب کرام سے التجا کرتا ہے کہ عزیز موصوف کے لئے دعا کریں کہ اس کی یہ کامیابی ان کے لئے اور سلسلہ کے لئے بھی بہت ہی بابرکت ثابت ہو۔

انصار اللہ کے اعلانات

چند اہم تربیتی امور

۱۔ نماز باجماعت

حضرت امیر المومنین مصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اگر میں ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر کی پوری پوری تشریح نہ کر سکوں تو میں اپنا قصور سمجھوں گا ورنہ میرے نزدیک نماز باجماعت کا پابند اپنی بدیوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے پھر بھی اس کی اصلاح کا موقعہ ہاتھ سے نہیں گیا۔" (تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم)

۲۔ اسلامی شعار۔ داڑھی

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"خالفوا المشرکین۔ وفروا اللحیٰ واحفوا الشوارب۔ یعنی مشرکوں کے طرز عمل کی مخالفت کرو۔ ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کتراؤ۔" (صحیح بخاری)

۳۔ اسلامی شعار۔ پردہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"پردہ کے یہ معنی نہیں کہ عورتوں کو گھروں میں بند کر کے بٹھادو۔ وہ سیر وغیرہ کے لئے جا سکتی ہیں ہاں گھروں کے قہقہے سننے منع ہیں لیکن اگر وہ مردوں سے وہ کوئی ضروری بات کریں تو یہ جائز ہے مثلاً اگر وہ ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہیں تو بیشک کریں" (خطبہ ۶/۶/۵۸)

۴۔ اطاعت

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

اسلام کا ہرگز یہ اصول نہیں ہے کہ مسلمانوں کی قوم جس سلطنت کے ماتحت رہ کر احسان اٹھاوے اس کے ظل حمایت میں بہ امن و آسائش رہ کر اپنا رزق مقسوم کھاوے اس کے انعامات متواترہ سے پرورش پاوے پھر اس پر عقرب کی طرح نیش چلاوے اور اس کے سلوک و مروت کا ایک ذرہ شکر نہ بجالاوے بلکہ ہمارے خداوند کریم نے اپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے یہی تعلیم دی ہے کہ ہم نیکی کا معاوضہ بہت زیادہ نیکی کے ساتھ ادا کریں اور منعم کا شکر بجالادیں اور جب کبھی ہم کو موقعہ ملے تو ایسی گورنمنٹ سے بدلی صدق کمال ہمدردی سے پیش آدیں اور بطیب خاطر معروف اور واضح طور پر اطاعت اٹھادیں (شہادۃ القرآن حاشیہ ص ۹۲)

۵۔ سچائی، راستبازی، صدق

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

"صدیق مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی جو بالکل راستبازی میں فنا شدہ ہے اور کمال درجہ کا پابند راستباز اور عاشق صادق ہے یہ ایک ایسا مقام ہے کہ جب ایک شخص اس درجہ پر پہنچتا ہے تو وہ ہر قسم کی صداقتوں اور راستبازیوں کا مجموعہ اور ان کو کشش کرنے والا ہو جاتا ہے جس طرح پر صدیق کمالات صداقت کا جذب کرنے والا ہوتا ہے" (ملفوظات ص ۳۶۵ جلد اول)

۶۔ تمباکو

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

تمباکو ہم مسکرات میں داخل نہیں کرتے لیکن یہ ایک لغو فعل ہے اور مومن کی شان ہے۔ والذین ھم عن اللغو معرضون۔ اگر کسی کو کوئی طبیب بطور علاج بتائے تو ہم منع نہیں کرتے ورنہ یہ لغو اور اسراف کا فعل ہے اور اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتا تو آپ اپنے صحابہ کے لئے کبھی پسند نہ فرماتے۔" (فتاویٰ بحوالہ الحکم ۲۴/۳/۱۹۰۳)

۷۔ تعلیم

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہوں ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مریگا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔" (کشتی نوح ص ۲۲)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ اور تشخیص بجٹ

تمام مجالس کو بجٹ کی تشخیص کے لئے فارم اور ہدایات دفتر مرکزیہ کی طرف سے بھجوائی جا چکی ہیں اگر کسی مجلس کو فارم اور ہدایات نہ ملے ہوں تو اطلاع ملنے پر انشاء اللہ دوبارہ بھجوا دیئے جائیں گے

مجالس سے التماس ہے کہ تشخیص بجٹ کے کام کو اولین اہمیت دیں اور فوراً شروع کر دیں اور جو ہدایات بھجوائی گئی ہیں بجٹ تیار کرتے وقت ان کی پوری پوری پابندی کریں۔

قائدین اضلاع و علاقہ بھی اپنے اپنے حلقہ میں تشخیص بجٹ کے کام کی نگرانی کریں کہ وقت کے اندر اندر ختم ہو جائے

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

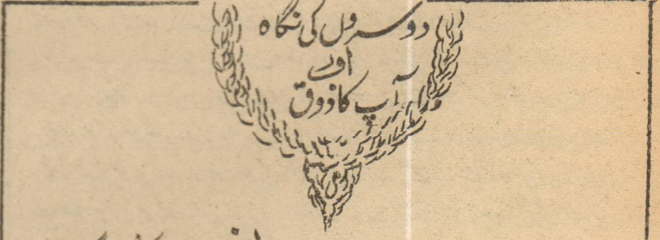

درخواست ہائے دعا

۱۔ ڈاکٹر عقیل صاحب ایم بی بی ایس حیدرآباد کئی دنوں سے بیمار ہیں

۲۔ بابو عبدالستار صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع حیدرآباد کے بائیں بازو میں درد کی وجہ سے تکلیف ہے۔ احباب کامل شفایابی کیلئے دعا فرمائیں۔ (مبارشہ محمد عمر حیدرآباد)

۳۔ میری والدہ اہلیہ حکیم مرغوب اللہ صاحب ضلع شیخوپورہ عرصہ دو ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اب بغرض اپریشن ہسپتال میں داخل ہیں سلسلہ کے بزرگوں اور قادیان کے درویشوں سے درخواست ہے ان کی کامل شفایابی اور کامیاب اپریشن کے لئے دعا کریں۔

(خاکسار ملک سمیع اللہ مرزا ولوال ضلع شیخوپورہ)

"ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے (مینیجر)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۶۶۳۔ میں سیدہ فضیلت جبیں زوجہ عبدالرشید خاں صاحب قوم سید بخاری پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور کشمیر ڈاکخانہ میرپور ضلع میرپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۵-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے ہے جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ میرا زیور طلائی وزنی ایک تولہ پانچ ماشہ قیمتی -/۱۷۵ روپے ہے۔ تفصیل زیور ایک جوڑی کانٹے وزنی ۹ ماشہ دو عدد انگوٹھیاں وزنی ۸ ماشہ۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ فضیلت جبیں بقلم خود۔ گواہ شد کریم احمد نعیم سیکرٹری مال داؤد خیل۔

گواہ شد عبدالرشید خاں فورمین بلاک ۱۵/E سکندرآباد وزنگ کالونی داؤد خیل۔ ڈاکخانہ خاص ضلع میانوالی۔

نمبر ۱۶۶۶۹۔ میں اقبال احمد نجم ولد شیخ علی محمد صاحب قوم شیخ پیشہ متعلم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ فروری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ۱۔ کلائی کی گھڑی قیمتی -/۸۰ روپے جو میری ملکیت ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کروں اور رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ یہ اگزارہ اس وقت بذمہ والدین ہے اور اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کوئی آمد کی صورت پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت تین روپے ماہوار مجھے ملتا ہے۔ وہ بھی اس میں شامل ہے یعنی ان کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد اقبال احمد نجم سٹوڈنٹ سیکنڈ ایر تعلیم الاسلام کالج ربوہ ضلع جھنگ مکان ۲۹/۱۴ دارالرحمت وسطی گواہ شد علی محمد انبالوی وصیت نمبر ۶۶۲۸ حال کوئٹہ والد اقبال احمد نجم۔ گواہ شد عطاء الکریم شاہد زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

نمبر ۱۶۶۷۰۔ میں لال خاں ولد ملک سلطان احمد قوم چوہان پیشہ زراعت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۲-۱-۱۹۴۲ ساکن سندھوال نارڈ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۴-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے والد محترم بقید حیات ہیں میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا طالب علم ہوں اور میرا ماہوار جیب خرچ پندرہ روپے ہے نیز میری ذاتی لائبریری میں مبلغ -/۲۰۰ روپے کی کتب ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد لال خاں بقلم خود متعلم ایف۔ ایس سی فائنل تعلیم الاسلام کالج ربوہ ۲۸-۴-۱۹۶۲۔ گواہ شد عزیز احمد کارکن دفتر وصیت ربوہ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۶۶۷۱۔ میں محمد خاں ولد نواب خاں قوم کاہلوں جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن نبی سرروڈ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۱۱-۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں میرے والد بقید حیات ہیں میں اپنے والد صاحب کی مشین چکی آٹا پیسنے والی پر کام کرتا ہوں اور وہ مجھے اور میرے بچوں کو -/۱۰۰ روپے ماہوارہ گذارہ کے لئے دیتے ہیں۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس پر ۱/۱۰ ادا کرتا رہوں گا میری اس وصیت کے بعد یا مرنے کے بعد میری جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ العبد محمد خاں قسیم فلور ملز نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد علی احمد سیکرٹری وصایا نبی سرروڈ۔ گواہ شد مرزا مقصود احمد سابقہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ نبی سرروڈ۔

نمبر ۱۶۶۷۲۔ میں سیدہ محمودہ خاتون زوجہ ملک سعید احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن 162E جہانگیر روڈ ویسٹ کراچی نمبر ۵ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۴-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپے ہے جو میرے خاوند کی طرف واجب الادا ہے۔ میرا زیور وغیرہ کچھ نہیں ہے۔ نہ ہی میری کوئی اور جائداد ہے۔ میں اپنے حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں یا میری کوئی آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۱۰ اپریل ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامتہ سیدہ محمودہ خاتون گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۶۷۳۔ میں برکت بی بی زوجہ خیرالدین قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۴ء ساکن دارالصدر ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ مئی حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر -/۳۲ روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور کوئی نہیں نقد ۶۸ روپیہ میرے پاس موجود ہے موجودہ جائداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ زائد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے آئندہ اگر کوئی آمد ہوگی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نشان انگوٹھا برکت بی بی۔

گواہ شد اللہ بخش سیکرٹری امور عامہ دارالصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد مرزا محمد حسین چٹھی مسیح دارالصدر ربوہ ۲۴-۵-۶۲۔

نمبر ۱۶۶۷۴۔ میں خیرالدین ولد علی محمد قوم بٹ پیشہ چوکیداری عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۴ء ساکن دارالصدر ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ مئی حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری وصیت یہ ہے۔ ایک مکان جو فروخت کر چکا ہوں اسکی قیمت مبلغ -/۴۰۰ روپے میری امانت فنڈ میں جمع ہے۔ دوسرے میں چوکیداری کا پچاس روپیہ ماہوار پر ملازم ہوں۔ اپنی جائداد چار صد روپیہ کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اس ہی طرح اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۹ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر میں اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد نشان انگوٹھا خیرالدین بٹ گواہ شد مرزا محمد حسین چٹھی مسیح دارالصدر ربوہ۔ گواہ شد اللہ بخش سکرٹری امور عامہ دارالصدر غربی ربوہ۔

مقصد زندگی و احکام ربانی
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد۔ دکن

"کشمیر کو آزاد کرانے کی جدوجہد جاری رکھی جائے گی"

وزارت خارجہ کے سیکرٹری ایس کے دہلوی کا اعلان

کراچی ۱۲ر جولائی وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر ایس کے دہلوی نے کہا ہے کہ پاکستان تنازعہ کشمیر کے پُر امن تصفیہ کی خاطر بھارت کے ساتھ بات چیت سے کبھی انکار نہیں کرے گا لیکن شرط یہ ہے کہ مذاکرات صرف ایسے نکات کے متعلق ہوں جن کی بنیاد پر اس مسئلہ کا حقیقت پسندانہ معقول اور منصفانہ حل تلاش کیا جاسکے۔

مسٹر دہلوی نے اپنے دفتر میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ آزادی کشمیر کی جدوجہد جاری رکھی جائیگی انہوں نے کہا کہ کسی بھی شخص کو یہ بات فراموش نہ کرنی چاہیئے کہ آزادی کی جدوجہد ہمیشہ کامیابی کی منزل سے ہم کنار ہوتی ہے۔ وزارت خارجہ کے سیکرٹری نے کہا کہ یہ فیصلہ کرنا ہمارا کام ہے کہ اقوام متحدہ کے متعین کئے ہوئے طریقوں کے مطابق ہمیں یہ مسئلہ جنرل اسمبلی میں پیش کرنا چاہیئے یا نہیں۔ مسٹر دہلوی نے کہا کہ "مجھے ذاتی طور پر اس بات کا یقین ہے کہ بھارتی عوام کی خاصی بڑی اکثریت یہ چاہتی ہے کہ پاکستان اور بھارت کے لیڈر مسئلہ کشمیر کا اطمینان بخش حل تلاش کرنے کے لئے آپس میں مل بیٹھیں کیونکہ دونوں ملکوں میں کشیدگی کی بڑی وجہ یہی مسئلہ ہے اور اس تنازعہ کی وجہ سے دونوں ملکوں کے درمیان خوشگوار تعلقات اور باہمی تعاون قائم نہیں ہوسکا اور دونوں ملک اپنے وسائل کو زیادہ مفید مقاصد کی خاطر کام میں نہیں لاسکتے۔ انہوں نے کہا کہ میری دلی خواہش ہے کہ پاکستان اور بھارت میں رائے عامہ اس حد تک اس تجویز کے حق میں استوار ہو جائے کہ دونوں ملکوں کے لیڈر اس مسئلہ کے باعزت تصفیہ کی کوشش پر آمادہ ہوسکیں۔

مسٹر ایس کے دہلوی نے کہا کہ ہم بھارت کے ساتھ دوستی کے خواہاں ہیں۔ اور صدر ایوب متعدد مرتبہ بھارت کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا چکے ہیں۔ اب یہ بھارت کے ذمہ دار لیڈروں کا کام ہے کہ وہ پاکستان کی طرف سے دوستی کی پیشکش کا جواب اسی جذبہ سے دیں مسئلہ کشمیر پر تازہ بحث اور حفاظتی کونسل کی قرارداد کے خلاف روسی ویٹو کے استعمال پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ روسی ویٹو کے استعمال سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ کشمیر کے سوال پر بھارت کا موقف اخلاقی اصولوں کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ اخباری رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ دنیا بھر کے عوام نے مسئلہ کشمیر کے تصفیہ سے گہری دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ دوسرے ملکوں کے علاوہ بھارتی اخباروں کی رپورٹوں سے بھی یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ مسئلہ کشمیر پر حفاظتی کونسل کی بحث کا نتیجہ بھارت کے لئے زبردست اخلاقی شکست کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ حفاظتی کونسل کی تازہ بحث کا ایک انتہائی اہم پہلو یہ ہے کہ بھارت کی توقعات کے برعکس مسئلہ کشمیر پر قرارداد غیر جانبدار ملک آئرلینڈ کی طرف سے پیش کی گئی اور بھارتی وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن اتنے برہم ہوئے کہ انہوں نے آئرلینڈ کی اس تحریک کو غیر دوستانہ اقدام قرار دے دیا۔ مسٹر مینن نے آئرلینڈ کے رویہ پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے آئرش نمائندہ کو یاد دلایا کہ بھارت نے آئرلینڈ کی آزادی کی حمایت کی تھی اس کے پیش نظر آئرلینڈ کو ایسا رویہ اختیار نہیں کرنا چاہیئے تھا اس کے جواب میں آئرش مندوب نے بھارتی نمائندہ کو یاد دلایا کہ جس حمایت کا ذکر مسٹر کرشنا مینن کر رہے ہیں وہ متحدہ ہندوستان کی طرف سے کی گئی تھی جس میں موجودہ بھارت اور پاکستان دونوں ملکوں کے عوام شامل تھے آئرش مندوب نے مسٹر مینن کو جواب دیا تھا کہ حق خود اختیاری جیسے اہم مسئلہ پر آئرلینڈ کوئی مفاہمت نہیں کرسکتا۔ مسٹر دہلوی نے کہا کہ کشمیر کے سوال پر بھارت کو انتہائی مشکل صورت حال سے بچنے کے لئے روسی ویٹو کے تحفظ کی ضرورت روز بروز زیادہ شدت سے محسوس ہو رہی ہے اور اس صورت حال پر بھارتی عوام کے ایک بڑے طبقہ کو گہری تشویش ہے۔

مسٹر دہلوی نے پاکستان کی طرف سے ان تمام ملکوں کا دلی شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے حفاظتی کونسل میں اس مسئلہ پر پاکستان کی حمایت کی تھی انہوں نے کہا کہ یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہیئے کہ صدر امریکہ نے اس مسئلہ پر ذاتی دلچسپی لی تھی۔ انہوں نے کہا فرانس کی حکومت نے کشمیر کے سوال پر ہمیشہ پاکستان کی حمایت کی ہے۔

ثانوی تعلیمی بورڈ نے میٹرک کے نتیجے کا اعلان کر دیا

۳ر۵۵ فیصد طلبہ کامیاب ہوئے ۔۔ ۷۰۰ سے زیادہ نمبر حاصل کرنیوالے طلبہ کو وظیفے ملیں گے

لاہور ۱۲ر جولائی میٹرک کے امتحان میں اس سال دو امیدوار ۔ مختار احمد (۳۵۸۴) طالب علم ڈسٹرکٹ کونسل موروثی پور لائل پور اور ذاکر محمد (۳۹۱۶۵) طالب علم ڈسٹرکٹ کونسل ہائی سکول ایملی ملتان اول آئے ان دونوں نے ایک ہزار میں سے آٹھ سو چھہتر نمبر حاصل کئے۔

طالبات میں سے اس امتحان میں سیکرڈ ہارٹ سکول تھارنٹن روڈ لاہور کی ایک طالبہ مس شہناز اختر (۴۸۶۵) اول آئیں۔ انہوں نے آٹھ سو بائیس نمبر حاصل کئے ثانوی تعلیمی بورڈ کے کنٹرولر امتحانات نے آج میٹرک کے نتیجہ کا اعلان کر دیا ہے اس امتحان میں داخلہ کے لئے تراسی ہزار تین سو ستاون امیدواروں نے درخواستیں دی تھیں جن میں سے اناسی ہزار نو سو ستاسی امیدوار امتحان میں شریک ہوئے ان میں سے چالیس ہزار دو سو انچاس امیدوار کامیاب ہوئے اس طرح کامیابی کا تناسب ۳ر۵۵ رہا۔ گذشتہ سال کامیابی کا تناسب ۳ر۵۱ تھا اس سال چار فیصد زائد امیدوار کامیاب ہوئے۔

بتایا گیا ہے کہ کامیاب ہونے والے امیدواروں میں سے چھ ہزار اڑتیس نے فرسٹ ڈویژن حاصل کی اور سترہ ہزار نو سو ستانوے امیدوار سیکنڈ ڈویژن میں آئے۔ کل نمبر ایک ہزار تھے۔ بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے متعلقہ حکام نے بتایا ہے کہ سات سو یا اس سے زائد نمبر حاصل کرنے والے لڑکے اور ساڑھے چھ سو یا اس سے زائد نمبر حاصل کرنے والی طالبات وظائف کی حقدار متصور ہوں گی

افریقی ملکوں میں کمیونسٹوں کی سامراجی یلغار

واشنگٹن ۱۲ر جولائی افریقی معاملات کے لئے امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر جی ایم ولیمز نے ایوان نمائندگان کی خارجہ کمیٹی میں بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ چین نو آزاد افریقی ملکوں میں حکومت کے مخالف گروپوں کو اسلحہ مہیا کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے چنانچہ ان ملکوں میں چین اور روس کے اڑھائی ہزار کارکن مدبروں اور فنی اور تجارتی ماہرین کی حیثیت سے سرگرم عمل ہیں۔ ان میں اکثریت گھانا میں کام کر رہی ہے۔ مسٹر ولیمز نے کہا کہ افریقی ملکوں میں اس اشتراکی اثر و نفوذ کے خلاف جوابی کارروائی سے امریکہ کو گہری دلچسپی ہونی چاہیئے۔ آپ نے کہا "میں اس صورت حال کے محتاط مطالعہ کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ اشتراکی اثر و نفوذ نظریاتی یلغار کے مقابلہ میں سامراجی یلغار کی حیثیت رکھتا ہے"! آپ نے کہا کہ گھانا، گنی، مالی، روانڈا ارونڈی، کینیا اور سمالیہ میں اشتراکی سرگرمیاں زوروں پر ہیں۔ چین مضحکہ خیز حد تک ان ملکوں میں مخالف گروپوں کو اسلحہ مہیا کرنے پر آمادہ نظر آتا ہے اس کے برعکس روس ان ملکوں کی حکومتوں کو اسلحہ دیتا ہے روس اور چین کے اس متضاد طرز عمل میں دونوں ملکوں کے نظریاتی اختلافات کی جھلک نمایاں ہے اور ہم بڑی احتیاط سے اس کا مطالعہ کریں گے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

یوم ماہنامہ "انصار اللہ"

۱۵ر جولائی کا دن ماہنامہ "انصار اللہ" کی اشاعت بڑھانے کے لئے وقف کیجئے۔

سالانہ چندہ پانچ روپیہ

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)